ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | ۳ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

65

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ اور حرم ثالث (جو سندھ سے واپسی کے وقت لاہور ٹھہر گئے تھے) کل لاہور سے تشریف لے آئے۔

آج جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لاء ممبر گورنمنٹ آف انڈیا جو عنقریب امپیریل وار کونسل میں ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہونے کے لئے لنڈن تشریف لے جانے والے ہیں ۱۰ بجے صبح کی گاڑی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے۔ اور ۵ بجے شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔

آج جناب ملک صاحب خان صاحب نون ڈپٹی کمشنر جھنگ بذریعہ کار تشریف لائے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور شرف باریابی حاصل کرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ سندھ گئے اور واپسی پر لاہور ٹھہر گئے تھے۔ کل واپس آ گئے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری۔ مولوی ولی محمد صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ اور گیانی عباد اللہ صاحب جو چک ۵۶۵ ضلع لائل پور کے جلسہ پر گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

کل کپتان امر سنگھ صاحب ریکروٹنگ افسر اور کپتان۔ ڈاکٹر ہری چندر صاحب میڈیکل افسر امرتسر سے ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی کے لئے آئے۔ اور انیس نوجوانوں کو بھرتی کیا۔ آج بھرتی شدہ نوجوان شام کی گاڑی سے چھاؤنی انبالہ چلے گئے ہیں۔

رمضان المبارک کا چاند ۱۴ اکتوبر کی شام کو دیکھا گیا۔ اور اسی دن سے مختلف مساجد میں نماز تراویح میں قرآن سنانے کے لئے نظارت تعلیم و تربیت نے حسب انتظام کیا۔

۱۔ مسجد مبارک میں حافظ کرم الٰہی صاحب بوقت سحری
۲۔ مسجد اقصیٰ میں حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل بوقت عشاء
۳۔ مسجد دار الرحمت میں حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے
۴۔ مسجد دار الفضل میں حافظ شفیق احمد صاحب
۵۔ مسجد نور میں حافظ عنایت اللہ صاحب
۶۔ مسجد دار البرکات میں حافظ قدرت اللہ صاحب
۷۔ مسجد دار الانوار میں صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مولوی فاضل بی۔ اے۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ
۸۔ مسجد دار الفتوح میں حافظ کرم الٰہی صاحب
۹۔ مسجد محلہ ناصر آباد میں حافظ بشیر احمد صاحب
۱۰۔ مسجد فضل میں حافظ فضل الدین صاحب

نظارت تعلیم و تربیت نے رمضان المبارک میں روزانہ درس القرآن کا بھی انتظام کیا ہے۔ اور ۱۵ اکتوبر سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے درس دینا شروع کر دیا ہے۔ جو نصف اول کا درس دیں گے۔

کل مولوی محمد عبد اللہ صاحب قادیانی مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید ایک لمبا عرصہ بعارضہ سل و دق بیمار رہنے کے بعد بعمر چھبیس سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

آج مسماۃ امیری صاحبہ جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیرینہ خادمہ تھیں بعمر ۹۳ سال فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب ترقی درجات کے لئے دُعا کریں۔

درخواست ہائے دُعاء

ا۔ میجر حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ اولڈ سنٹرل جیل ملتان بخار اور معدہ کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔ اور ملتان ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

۲۔ چودھری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ لائل پور مسٹر کھوسلہ سابق سیشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں جو ... کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔

درخواستیں مطلوب ہیں

تعلیم یافتہ نوجوان فوری توجہ کریں

ایک سرکاری محکمہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔
I کلرک II ڈرآفسمین III سٹورکیپر IV اوورسیرز اور سپروائزرز۔ V چارج میکنکس اور الیکٹریشنز Charg machanics of Electricians. VI ڈرائیورز (Drivers.) VII سوئچ بورڈ اٹنڈنٹس Switch Board Attendants

امیدواروں میں حسب ذیل قابلیتیں علی الترتیب ہونی ضروری ہیں۔

I کلرک اور سٹورکیپرز:۔ کم از کم میٹرک۔ گریجوایٹس کو ترجیح دی جائے گی۔

II ڈرآفسمین:۔ (۱) کم از کم میٹرک پاس (۲) منظور شدہ سکول یا کالج سے ڈرآفسمین کا امتحان پاس کیا ہو۔ (رسول یا رڑکی)

III اوورسیرز اور سپروائزرز۔ (۱) کم از کم میٹرک پاس ہو۔ (۲) انجنیئرنگ کی ڈگری یا اوورسیری کا سرٹیفکیٹ منظور شدہ سکول۔ کالج یا یونیورسٹی سے حاصل کیا ہو۔

IV چارج میکنکس اور الیکٹریشنز۔ اور ڈرائیورز اور سوئچ بورڈ اٹنڈنٹس۔ (۱) کم از کم میٹرک پاس ہو (۲) منظور شدہ سکول یا کالج سے .M. of .E کی ڈگری کا ڈپلوما حاصل کیا ہو۔

کلرکوں۔ ڈرآفسمینوں اور سٹورکیپروں کی عمر ۲۳ سال سے کم اور دوسری جگہوں کے لئے ۲۵ سال سے کم۔

خواہشمند احباب جو مندرجہ بالا شرائط کے ماتحت آتے ہوں وہ فوراً نظارت ہذا میں سرنامہ چھوڑکر درخواستیں بھیج دیں۔ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۹ء کے بعد آنے والی درخواست پر کوئی کارروائی نہیں کی جا سکے گی۔

درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے آنی چاہئیں۔ سفارش علیحدہ کاغذ پر ہو۔ اصل درخواست پر نہ ہو۔ (ناظر امور خارجہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی۔ مسافروں کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے۔ جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

قادیان میں رہائش رکھنے والوں کیلئے خوشخبری

صدر انجمن احمدیہ نے اپنا ایک پختہ مکان واقعہ محلہ دارالفضل قادیان فروخت کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ خریداران کی آگاہی کے لئے تفصیلات درج ذیل ہیں۔

محلہ دارالفضل قادیان میں ایک پختہ دو منزلہ مکان جو قریباً دس مرلہ کے رقبہ میں ہے۔ نچلی منزل میں دو رہائشی کمرے۔ ایک بیٹھک۔ ایک دوکان۔ باورچی خانہ و برآمدہ ہائے ڈیوڑھی و ½ حصہ چاہ آبنوشی ہے۔

منزل بالائی میں ایک چوبارہ۔ باورچی خانہ و صحن سفید و نلکہ آب نوشی ہے۔ اس مکان میں ہوا۔ پانی اور بجلی کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ یہ مکان آبادی کے اندر محفوظ جگہ پر اور سالانہ جلسہ گاہ کے قریب واقعہ ہے۔ دو خاندان اس میں رہائش رکھ سکتے ہیں۔ تجارتی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے ۹-۱۰ روپے کرایہ بھی مل سکتا ہے۔ اس قسم کا مکان اگر بنوایا جائے۔ تو اڑھائی تین ہزار روپیہ خرچ آنے کا اندازہ ہے۔

ضرورت مند اصحاب فوراً اطلاع دیں۔ صیغہ جائداد کو چونکہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے یہ مکان نقد قیمت ادا کرنے کی صورت میں مبلغ -/۲۰۰۰ روپے میں فروخت کر دیا جائے گا رجسٹری کرانے کی صورت میں خرچ رجسٹری بذمہ خریدار ہوگا۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

حب اٹھرا

معجون اٹھرا

محافظ جنینین — رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک المشتہر

حکیم نظام جان

شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان۔

70
Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۱۲۔ اکتوبر یہاں کے تین لیٹر بکسوں کو آگ لگ گئی جس کے متعلق سکاٹ لینڈ یارڈ کا خیال ہے۔ کہ یہ آئرش ریپبلکن آرمی کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ ان لوگوں نے بلیک آؤٹ کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ حرکت کی جس سے سینکڑوں خطوط جل گئے۔ بعض بکسوں میں ربڑ کے بنے ہوئے غباروں کے ٹکڑے پائے گئے یہ ٹکڑے اسی قسم کے ٹکڑوں سے مشابہ تھے جو آغاز جنگ سے پہلے پولیس کے ہاتھ لگے تھے۔

لنڈن ۱۳۔ اکتوبر ہٹلر کو مسٹر چیمبرلین نے جو جواب دیا ہے۔ اس کی حمایت میں برطانوی پریس رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر اس کاز کی جس کے لئے اتحادی لڑ رہے ہیں۔ پاکیزگی یا صداقت کے متعلق کسی شخص کو کسی قسم کا کوئی شک ہو تو وہ مسٹر چیمبرلین کی تقریر کے مطالعہ سے دور ہو جائے گا۔ اور معلوم ہو جائے گا۔ کہ صلح کے متعلق کوئی تصفیہ اس وقت تک قابل قبول نہیں۔ جب تک کہ اس امر کا یقین نہ ہو جائے اور اس کے متعلق کوئی سخت انتظام نہ ہو جائے کہ وعدے پورے کئے جائیں گے۔ اور دستخطوں کی قدر کی جائے گی

ریوٹر کے فوجی نامہ نگار کا بیان ہے کہ جب تک مسٹر ہور بلیشانے پارلیمنٹ میں بیان نہ دیا اس وقت تک جرمنی بلکہ فرانس بھی فرانس میں برطانوی فوج کی وسعت سے بیخبر تھے۔ فوجی لباس اور آمد و رفت کی لائنیں قائم کرتے وقت جرمن فوج نے کوئی مداخلت نہ کی۔ اب یہ فوج ہٹلر کے ہر قسم کے حملوں کا جواب دینے کے لئے تیار ہے۔ شدت کی لڑائی کا موسم جا رہا ہے۔ کچھ دنوں بعد موسم فوجوں کی نقل و حرکت کے لئے خراب ہو جائے گا۔ اور ہوائی جہازوں کے پرواز کے لئے بھی موسم موافق نہیں رہے گا۔ اس لئے ہٹلر موسم بہار تک انتظار نہیں کر سکتا لہذا عین ممکن ہے۔ کہ چند ہفتوں کے اندر اندر جرمنی اپنا حملہ شروع کر دے۔

لنڈن ۱۳۔ اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کا جہاز ایس۔ ایس ہیر نسپول کو ایک جرمن آبدوز نے حملہ کر کے

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

غرق کر دیا ہے۔ جہازیوں کو ایک امریکن جہاز نے بچا لیا۔ یہ دوسرا جہاز ہے جو اس ہفتہ کے دوران میں سمندر میں ڈوبا۔ اس کا وزن ۵۲۰۲ ٹن تھا۔

لنڈن ۱۴۔ اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کے ایک ۲۹ ہزار ٹن وزنی جنگی جہاز رائل آک کو جرمن آبدوز نے سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ اس کے ساتھ ۸۰۰ جہازی بھی ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ بچے ہوئے آدمیوں میں سے ۱۵ برطانوی بندرگاہ پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس جہاز پر ۱۲۰۰ آدمی تھے اور اس جہاز پر برطانیہ کے ۲۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے

بلفاسٹ ۱۴۔ اکتوبر شمالی آئرلینڈ نے جنگ کے لئے فوج منظم کرنی شروع کر دی ہے۔ اور برطانیہ کو زراعتی پیداوار کی امداد دینے کے لئے کاشت کے رقبہ میں اضافہ کر کے ۲½ لاکھ ایکڑ رقبہ زیر کاشت لایا گیا ہے۔

جرمنی کی خبریں

سٹاک ہالم ۱۳۔ اکتوبر ہٹلر کی صلح کی پیشکش کا جواب مسٹر چیمبرلین کی تقریر میں "نہ" سے دیا گیا ہے۔ اس لئے ہٹلر نے جنگ کو شروع کرنے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ رائن لینڈ کے تمام شہر خالی کر دیئے جائینگے

سٹاک ہالم کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ جنگ جاری رکھنے کا فیصلہ کرنے کے بعد ہٹلر اور نازی لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسٹر چیمبرلین کی تقریر پر پوری طرح سے غور و خوض کیا گیا۔

لنڈن ۱۳۔ اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ لتھوینیا جرمنی سے عنقریب میمل کا مطالبہ کرنے والا ہے اور اس مطالبہ میں روس اس کی حمایت کرے گا۔ میمل کی بندرگاہ پر جرمنی نے گذشتہ سال قبضہ کیا تھا۔ اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ سٹالن کی دوستی جرمنی کو کتنی مہنگی پڑ رہی ہے۔

لنڈن ۱۴۔ اکتوبر جرمنی کے نازیوں کی پراپیگنڈا منسٹری نے اعلان کیا ہے کہ ہیر وہیٹلر نے اپنی تقریر میں امریکہ کو پنچ بنانے کی تجویز پیش نہیں کی۔ بلکہ ان کی تقریر کا غلط مطلب لیا جا رہا ہے۔ اس اعلان پر امریکہ میں کہا جا رہا ہے۔ کہ اب امریکہ کے جنگ میں بیچ بچاؤ کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ اگر امریکہ بیچ میں پڑا تو ایک اور معاہدہ میونچ کا اضافہ ہو جائے گا۔

غیر جانبدار ملکوں کے اخباری نامہ نگاروں کی اطلاع ہے کہ آج ہٹلر نے جرمن فوجوں کے سالار اعظم شمالی فوج کے کمانڈر اور متعدد دیگر اعلےٰ افسروں سے ملاقاتیں کیں۔ ذمہ دار جرمن حلقوں کا خیال ہے کہ آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں ہٹلر کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانے والا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین کی تقریر سے ہٹلر بہت مشتعل ہو گیا ہے۔ اس تقریر پر غور کرنے کے لئے نازی لیڈروں کی جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں سے ہٹلر غصے سے مشتعل ہو کر اٹھ کر باہر چلا گیا تھا۔

لنڈن ۱۴۔ اکتوبر آج جرمن کمیونک میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اتحادیوں کے تین ہوائی جہاز گرا لئے گئے ہیں۔

فرانس کی خبریں

لنڈن ۱۳۔ اکتوبر پیرس کی اطلاع ہے کہ موزیل کے مشرق میں جرمنوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس کو زبردست بمباری کے ذریعہ روک دیا گیا جرمنوں کو کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اور نہ کسی کو وہ قیدی بنا سکے دریائے لاٹر اور وسم برگ کے قریب چھوٹے چھوٹے حملے ہوئے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ان حملوں کا مقصد معلومات حاصل کرنے کی غرض سے لوگوں کو قیدی بنا کر لے جانا ہے

سٹاک ہالم ۱۳۔ اکتوبر ایک جرمن اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسیوں نے دریائے رائن پر واقع چار پلوں میں سے تین پل اڑا دئے ہیں اور اب صرف سٹراس برگ کے قریب ایک پل باقی رہ گیا ہے۔ گویا جرمنی اور فرانس کے درمیان یہی ایک واسطہ رہ گیا ہے۔

پیرس ۱۳۔ اکتوبر ایک فرانسیسی بیان مظہر ہے۔ کہ جرمنی کی سرگرمیاں سار اور موزیل کے محاذ پر شدید ہو رہی ہیں۔ جرمن افسر یہ معلوم کرنے کے لئے کہ برطانوی فوجوں کے مورچے کدھر ہیں۔ پوری کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳۔ اکتوبر ریوٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ رائل ایر فورس کے لئے ضروری سامان کا سٹاک فرانس کے دور افتادہ دیہات میں جو دشمن کی زد سے محفوظ ہے۔ جمع کیا جا رہا ہے۔ ایک نئی قسم کی مشین گن جو برطانوی حکومت کے خفیہ اسلحہ جات کی فہرست پر ہے بھاری تعداد میں جمع کی جا رہی ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ مشین گن کی وجہ سے نہ صرف ملکی ڈیفنس بلکہ بہت نیچے پرواز کرنے والے دشمن کے ہوائی جہازوں سے ہوائی اڈوں کی حفاظت میں بھی مدد ملے گی۔

روس کی خبریں

انقرہ ۱۴۔ اکتوبر روس اور ترکی کے سمجھوتہ پر دستخط ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ معاہدہ ان وعدوں پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ جو ترکی نے برطانیہ اور فرانس سے کر رکھے ہیں۔ عنقریب ہی ماسکو اور انقرہ سے بیک وقت اس معاہدہ کا اعلان کیا جائے گا۔

برلن ۱۴۔ اکتوبر حکومت فن لینڈ نے سوویٹ روس کی تجاویز پر غور کرنے کے بعد اعلان کیا ہے کہ روس کی تجاویز پر غور کرنے کے بعد حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ گفت و شنید کو جاری رکھا جائے"۔ اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ روس نے فن لینڈ کو الٹی میٹم نہیں دیا۔ بلکہ دوستانہ طریق سے تجاویز پیش کی ہیں۔ فن لینڈ سے روس کے مطالبات معمولی نوعیت کے ہیں اگرچہ اس نے جزائر آلینڈ کے نظم و نسق کے متعلق اپنے تعاون کی بھی پیشکش کی ہے۔ سوویٹ تجاویز پر غور و خوض کرنے کے بعد فن لینڈ کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ان تجاویز کی تصدیق کرتی ہے اور ماسکو سے گفت و شنید جاری رہے گی۔ سٹاک ہالم کا ایک تار مظہر ہے کہ فن لینڈ کے انفارمیشن افسر نے ماسکو کے مطالبات کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ماسکو گورنمنٹ نے فن لینڈ کے سفیر کو میمورنڈم دیا ہے الٹی میٹم نہیں۔

ہندوستان کی خبریں

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ روس سے آنے والے مسافروں اور سیاحوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ روس کی فوجیں فن لینڈ کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ اگرچہ ڈیفنس ایڈوائزری کونسل کے قیام کے انتظامات ابھی مکمل نہیں ہوئے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اس پر گہرا غور و خوض کر رہی ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ کونسل برطانوی ہندوستان کے چھ نمائندوں دو والیان ریاست اور دو ریاستی وزراء پر مشتمل ہو گی۔ سر سکندر حیات خان اس کونسل میں اہم حصہ ادا کریں گے۔ لیکن یہ سب کچھ اس وقت ہو گا جب کہ گورنمنٹ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ کے اعلان کا ہندوستان کی مختلف پارٹیوں پر کیا اثر ہوا ہے۔ گذشتہ دنوں وائسرائے نے بعض اصحاب سے ملاقات کرتے وقت اس سلسلہ میں مشورہ بھی کیا۔

بمبئی ۱۲ اکتوبر۔ بمبئی کے بحری حکام نے ایک جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ اگرچہ دشمن کی سمندری نقل و حرکت جاری ہے۔ تاہم گذشتہ تین دن میں ایک بھی برطانوی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا۔ البتہ ایک غیر جانبدار جہاز کو دشمن کی سرنگ شکن کشتی نے نقصان پہنچایا۔ برطانوی جہاز ایک سرنگ شکن دھماکے کے سبب بندرگاہ ہنبلر میں بیکار ہو گئے ہیں۔ مشرقی ساحل سے پرے ہماری ایک سرنگ شکن کشتی پر دشمن کے بمبار حملہ کی اطلاع ملی ہے۔ لیکن طرفین میں سے کسی کا نقصان نہیں ہوا۔ چونکہ دشمن کے آبدوزوں کی نقل و حرکت بند ہو گئی ہے۔ اس لئے ہمارے آہنی آبدوز جہاز بھی کوئی کامیاب حملہ نہ کر سکے دشمن کی طرف سے جو بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اس کے جواب میں وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ماہ ستمبر میں ہمارے کل ۳۷ جہاز جو ۱۵۵۶۶۸ ٹن وزنی تھے تباہ ہوئے۔

دہلی ۱۴ اکتوبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ حجاز کو بحری جہازوں کی آمد و رفت جاری کرنے کے لئے کمپنیوں سے بات چیت کی جا رہی ہے۔

کلکتہ ۱۴ اکتوبر۔ دو جرمن جہازوں کے تقریباً ۹۰ مسافر آج ایک برطانوی جہاز پر صحیح و سلامت کلکتہ پہنچ گئے یہ جرمن جہاز جنگ شروع ہونے پر بلا اطلاع کلکتہ بندرگاہ سے روانہ ہو گئے تھے جاوا پہنچنے پر جہاز کے ہندوستانی مسافروں نے برطانوی قونصل کی وساطت سے اپنی واپسی کا انتظام کیا۔

متفرق خبریں

لکھنؤ جیل میں ۱۳ اکتوبر کی شام تک خاکسار قیدیوں کی تعداد ۵۲۵ ہو چکی ہے۔ دیگر میرٹھ۔ علی گڑھ۔ وغیرہ جیلوں میں خاکساروں کی تعداد زیادہ بڑھ رہی ہے۔

امرتسر ۱۳ اکتوبر۔ بلند شہر یو۔پی میں ہونے والی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دو صد اکالی امرتسر سے روانہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ فن لینڈ میں یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ روس کے ساتھ کوئی خاطر خواہ سمجھوتہ ہو جائے گا۔ تاہم فن لینڈ میں ہنگامی تیاریاں بھی اختیار کی جا رہی ہیں حکومت نے کئی پرائیویٹ کاریں سرکاری ضروریات کے لئے حاصل کر لی ہیں۔ پٹرول اور مٹی کے تیل کے ذخائر دیہات میں پوشیدہ کر دیئے گئے ہیں۔ اعلیٰ خاندانوں کی مستورات ہسپتالوں میں پٹیاں بنا رہی ہیں عجائب گھر اور لائبریریوں کی بیش قیمت اشیاء محفوظ مقامات میں منتقل کی جا رہی ہیں۔ مکانوں اور سرکاری عمارتوں کی چھتوں پر ریت کی بوریاں بمبار سے بچنے کے لئے جمع کی جا رہی ہیں سکولوں کے طالب علم آگ بجھانے والے دستوں میں بھرتی ہو رہے ہیں۔

جموں ۱۳ اکتوبر۔ ریاست کشمیر میں زبان کی کشمکش دور کرنے کے لئے ایک نتیجہ خیز اور اہم قانون جاری کیا ہے کشمیر سرکار نے حکم دیا ہے کہ ہائیکورٹ کے ماتحت اور صوبہ جموں میں ریاسی۔ ادھم پور۔ اور جموں کے ضلعوں اور ضلع اننت ناگ کی عدالتوں سے جاری ہونے والے تمام نوٹس سمن اور وارنٹ تجربہ کے طور پر ہندی اور فارسی دونوں حروف میں لکھے جایا کریں۔

لائلپور ۱۳ اکتوبر۔ بنولہ دڑہ ۶/۴/۲ بنولہ خالص ۷/-/۲ بنولہ دیسی ۶/۷/۲ گمی ۱۲/-/۳۴ نخود ۳/۸/۳ گندم عہ ۵۹۱ ۲/۱۰/۹ گندم دڑہ ۲/۹/ گڑ ۱۴/۶ سے ۸/۷/- تک شکر ۸/۸/- سے ۱۴/۹/- تک

پشاور ۱۴ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ نے آفریدیوں کو برطانوی علاقہ میں داخل ہونے اور برطانوی باشندوں کو آفریدی علاقہ میں جانے سے روک دیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ سردار علی احمد جان کے لڑکوں نے آفریدیوں کے علاقہ میں امان اللہ خان کی حمایت میں پراپیگنڈا شروع کر رکھا تھا۔ چنانچہ ایک جرگہ میں آفریدیوں سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ باغیوں کو افغان گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں۔ ورنہ ان کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے گی۔ چونکہ آفریدیوں نے اس انتباہ کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو ایسا اقدام کرنا پڑا۔

لکھنؤ ۱۴ اکتوبر۔ علامہ مشرقی قائد اعظم تحریک خاکسار ۶ ماہ قید ختم کرنے کے بعد آج رہا کر دیئے گئے۔ رہا ہوتے ہی آپ دہلی روانہ ہو گئے۔ وہاں مسٹر جناح سے ملاقات کر کے انہیں موجودہ حالات سے روشناس کریں گے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ روم کی اطلاع ہے کہ آج فرانس کا ایک تین انجنوں والا ہوائی جہاز اترا۔ جسے حکومت اٹلی نے اپنی تحویل میں لے کر ہوابازوں کو نظر بند کر دیا۔

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ امریکن پارلیمنٹ کی ہوائی کمیٹی کے صدر امریکہ کے ۱۰ ہزار میل لمبے ساحل کا دورہ کر کے آج واپس آ گئے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اس وقت تقریباً چھ غیر ملکی آبدوز امریکہ کے سمندروں میں گشت کر رہے ہیں۔

استنبول ۱۳ اکتوبر۔ ترکی کے اخبارات متفقہ طور پر جنگ یا صلح کے فیصلہ کی ذمہ داری ہٹلر پر ڈال رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے صلح کی ضروری شرائط کا اعلان کر دیا ہے۔ برطانیہ اور فرانس اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ کہ چھوٹے چھوٹے ممالک کے لئے خطرہ کے تمام امکانات کا خاتمہ کر دیا جائے اور با ہمی اعتماد اور امن کا دور لایا جائے۔

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ آج پولیس نے ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت ایک مشہور احراری کارکن کو مریدکے میں گرفتار کر لیا۔ سیالکوٹ میں خواجہ احمد دین سابق جنرل سکرٹری آل انڈیا مجلس احرار و ڈکٹیٹر مجلس احرار پنجاب کو زیر دفعہ ۱۰۸ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امرتسر ۱۴ اکتوبر۔ تین احراریوں نے عدالت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے تحریری معافی مانگ کر رہائی حاصل کر لی ہے۔ ان کی گرفتاری ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت ہوئی تھی۔

لکھنؤ ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے اپنے ایک بیان میں گاندھی جی سے اپیل کی ہے کہ وہ اٹھیں اور کانگرس کی باگ ڈور سنبھالیں۔ انہیں موجودہ عجیب و غریب پوزیشن اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ اور کانگرسیوں کو مشورہ نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے کانگرسی پریشان ہو رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ باوجودیکہ جنگ کو شروع ہوئے چھ ہفتے ہو گئے۔ کانگرس نے ابھی تک اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کانگرس کی اس پالیسی سے شبہ ہوتا ہے کہ وہ سمجھوتہ کے لئے فکر مند ہے۔ آخیر میں کہا کہ گاندھی جی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی اکثریت نے ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی تصدیق کی ہے لیکن یہ اکثریت فرضی ہے۔ جو ہندوستان کی رائے عامہ کی ترجمان نہیں ہے۔

فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں جو کرفیو آرڈر نافذ کیا گیا تھا۔ اس کی آج میعاد ختم ہو گئی۔ چونکہ حالات نارمل ہو گئے ہیں اس لئے اس کی میعاد میں توسیع نہیں کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت جوبلی فنڈ اور خاندان نبوت

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ان ارکان کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے جوبلی فنڈ میں سو فی صدی چندہ عطا کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ کہ ہر قسم کی تحریکات میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑھ بڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ چنانچہ جوبلی فنڈ میں بھی خاندان نبوت کے قریباً تمام ممبران کی طرف سے سو فی صدی رقم وصول ہو چکی ہے (ایک دو ممبران سے بھی جو قادیان سے باہر ہیں۔ عنقریب رقم وصول ہونے والی ہے) اور وہ فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی	۵۰۰/-
(۲) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۱۰۰۰/-
(۳) حضرت مرزا شریف احمد صاحب	۵۰۰/-
(۴) جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے	۱۰۰۰/-
(۵) جناب مرزا رشید احمد صاحب	۳۰۰/-
(۶) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب	۵۰۰/-
(۷) سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ	۲۰۰/-
(۸) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب	۱۰۰/-
(۹) " مرزا مبارک احمد صاحب	۵۰/-
(۱۰) سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ	۴۰/-
(۱۱) صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ	۲۵/-
(۱۲) صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ	۵/-
(۱۳) بیگم صاحبہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم	۵۰/-

ناظر بیت المال قادیان

ایک نہایت ہی اہم اور ضروری اعلان

صحابہ کرام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بذریعہ الفضل بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ مہربانی فرما کر جلد از جلد تمام وہ امور جن کا کسی نہ کسی رنگ میں حضرت اقدس کے ساتھ تعلق ہو۔ اور آپ کو اس کا علم ہو۔ اس سے نظارت ہذا کو آگاہ کریں۔ اس بارہ میں کسی گزشتہ اشاعت میں ایک مفصل مضمون بھی لکھا جا چکا ہے۔ مگر احباب جماعت نے اس سلسلہ میں کوئی قابل ذکر قدم نہیں اٹھایا ✣

اب پھر صحابہ کرام۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ غرضیکہ ہر اس شخص کی خدمت میں جو اس معاملہ کی اہمیت کو سمجھتا ہے عرض کی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ کی جماعت میں کوئی ایسا صحابی موجود ہے جس نے ابھی تک اپنی روایات لکھ کر یا لکھوا کر دفتر ہذا میں ارسال نہیں کیں۔ تو براہ نوازش جلد از جلد قلمبند کر کے بھیجیں ✣ ناظر تالیف و تصنیف

چندہ جلسہ سالانہ جلد بھجوایا جائے

انتظامات جلسہ سالانہ کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اجناس خوردنی اور دیگر چیزوں کے سودے کئے جا رہے ہیں۔ احباب اور عہدہ داران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ جلد بھجوا دیں۔ تاخیر میں سخت حرج ہو رہا ہے ✣

ناظر بیت المال قادیان

نامہ لنڈن

موجودہ جنگ۔ اسلام اور یورپ

ماہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ وہ نزول برکات کا مہینہ بالکل قریب آ چکا ہے جس میں قرآن مجید جیسی نعمت کا نزول ہوا اور جس میں مقربان بارگاہ الٰہی کی دعائیں عرش سے ٹکرائیں گی۔ اور دنیا میں نزول خیر و برکات کا موجب ہونگی

سپر چولزم اور اسلام

سپر چولسٹ جو در حقیقت منبع علم غیب سے بیگانہ اور ناآشنا ہیں۔ انہوں نے تقریباً دو سال سے یہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا تھا کہ جنگ نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس سال انہوں نے متعدد روحوں کے پیغامات اپنے اخبارات میں شائع کئے۔ کہ جنگ نہیں ہوگی لیکن جنگ شروع ہوگئی۔ اور ان کی پیشگوئیاں باطل ثابت ہوئیں۔ چنانچہ انکی ایک بڑی تعداد ان پیشگوئیوں کے غلط ہونے کی وجہ سے تذبذب میں ہے۔ بعض نے شرمندگی دور کرنے کے لئے اپنی پرائیویٹ مجلس کا حوالہ دیکر لکھا ہے۔ کہ بعض روحوں نے پیغام دیا تھا کہ سخت خطرناک جنگ ہوگی اس پر اخبارات میں مضامین نکلے ہیں کہ اب سپر چولسٹ کیا جواب دینگے ✣

لیکن ان کے مقابل میں خدا تعالیٰ کے سچے رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پیش آمدہ آفات سے دنیا کو ان الفاظ میں آگاہ کر دیا تھا "کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا ۔۔۔۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ۔۔۔۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

موجودہ جنگ دونوں قسم کے منظر انسانی آنکھوں کے سامنے پیش کر رہی ہے حضرت نوح کے زمانہ کے عذاب کا منظر آبدوز کشتیوں کے جہازوں کو غرق کرنے اور ہزارہا نفوس کے غرق ہونے سے دنیا کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور حضرت لوط کے زمانہ کے عذاب کا منظر کہ آسمان سے آگ برسائی جائے گی۔ اور پتھروں کی بارش کی طرح اوپر سے بمباری کے ذریعہ ہزارہا نفوس ہلاک ہوں گے۔ اور زمین تہ و بالا ہوگی صدق اللہ العظیم و رسولہ الکریم

درخواست دعا

گزشتہ تین سالوں سے میں رمضان المبارک کی آمد پر بذریعہ اخبار الفضل احباب جماعت سے دعا کے لئے درخواست کرتا رہا ہوں اس سال جبکہ یورپ میں شعلہ ہائے جنگ بھڑک چکے ہیں۔ اور پولینڈ جس کی فوجی طاقت یورپ میں پانچویں یا چھٹے نمبر پر شمار کی جاتی تھی۔ ایک ماہ کے اندر اندر دو زبردست طاقتوں کے پنجۂ فولادی کا شکار ہو چکا ہے۔ ہزارہا فلک بوس عمارتیں برباد اور ویران اور ہزارہا نفوس بمباری کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہسپتال زخمیوں سے پُر ہیں۔ بہت ہوں گے جن کی آنکھیں ضائع ہو گئی ہونگی۔ بہت ہونگے جن کے بازو یا اور دیگر اعضاء علیحدہ ہو چکے ہونگے۔ اور ابھی تک کوئی نہیں جانتا کہ یہ جنگ جلدی ختم ہو جائے گی یا سالہا سال چلے گی۔ اور دنیا پر کیا کیا آفات اور مصائب لائے گی۔ اس لئے مجھے اس دفعہ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ خود سمجھتے ہوں گے۔ کہ آپ کے جو بھائی میدان جنگ میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ پہلے سالوں کی نسبت اس سال آپ کی دعاؤں کے زیادہ محتاج ہیں کیونکہ موجودہ تباہی افگن آلات حرب سے اپنی تدابیر کے ذریعہ محفوظ رہنا کوئی یقینی امر نہیں۔ صرف خدا تعالیٰ ہی ہے جو حقیقی محافظ ہے۔ اس لئے میں تمام احباب جماعت سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام افراد احمدیت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور جو کچھ بھی آئندہ ہونے والا ہے۔ وہ اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید ہو ✣ خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۵۸ ہجری

احرار کیلئے دوگونہ مصیبت

احرار نے جب جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت شروع کی۔ تو ہر طرف سے ان کے حامی اور مددگار نمودار ہو گئے مالی امداد دینے والوں نے اس قدر روپیہ دیا۔ جتنا اس سے پہلے کبھی خواب میں بھی احرار نے نہ دیکھا تھا۔ اثر و رسوخ رکھنے والوں نے ایک طرف تو ان کی پیٹھ ٹھونکی اور دوسری طرف جگہ بجگہ قلیل التعداد احمدیوں پر ستم توڑے۔ بعض سرکاری حکام نے بھی ہر رنگ میں ان کی حمایت کی۔ اخبارات نے بھی ان کی تعریف و توصیف کی۔ اور ان کی ہر شرارت کی تائید میں اپنے صفحات سیاہ کئے۔ اور انہوں نے سمجھا۔ اور نہ صرف سمجھا۔ بلکہ علی الاعلان کہا۔ کہ احمدیت کا نام و نشان مٹا کر رکھ دیا جائے گا چنانچہ ایک ایسے احراری لیڈر نے جس کا اب کچھ عرصہ سے نشان تک نہیں ملتا۔ کہ کہاں ہے۔ اور کیا کرتا ہے۔ احرار کانفرنس لدھیانہ کے صدر کی حیثیت سے ۱۹۳۵ء میں کہا:-

"میں اس جگہ کھڑے ہو کر یہ پیشگوئی کرتا ہوں۔ کہ منارۂ قادیانی اس کے بانی۔ اور اس کی جماعت کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ اور یہ سب کچھ تم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔" (زمیندار ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء)

پھر اسی کے مونہہ سے ایک اور موقعہ پر یہ الفاظ نکلے۔ کہ "برادران اسلام اگر تین سال تک مسلسل تم نے مرزائیت کی مخالفت کا علم بلند رکھا۔ اور مجلس احرار کا ساتھ دیا تو پھر کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہ ملے گا۔"

احمدیت کی مخالفت کا علم بلند رکھنے میں اس وقت تک معاندین نے کوئی کمی نہیں کی۔ تین سال کی مدت بھی گزر گئی۔ مجلس احرار کا ساتھ دینے میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ اس تین سال کے عرصہ میں جہاں احمدیت کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی۔ جماعت کے اخلاص اور وقار میں بہت اضافہ ہوا۔ اور جماعت نے غیر معمولی جانی اور مالی قربانیاں کر کے دشمنوں کو حیران و ششدر بنا دیا۔ وہاں احرار رعونت اور تکبر کی چوٹی سے لڑھکتے ہوئے ذلت و رسوائی کی تہہ تک پہونچ چکے ہیں۔ اور آج یہ حالت ہے کہ انہیں کوئی مونہہ لگانا پسند نہیں کرتا۔ ان کے ارد گرد جمع ہونے۔ اور ان پر روپوں کا مینہ برسانے والے آج ان کے سایہ تک سے دُور بھاگتے ہیں۔

چنانچہ احرار کا پروردہ ملا عنایت اللہ خود اعلان کر چکا ہے۔ کہ احرار نے قادیان میں جو چوکی قائم کر رکھی ہے۔ وہ مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس نے احرار کے معاند "شہباز" کی پناہ میں اپنے آپ کو دے دیا ہے۔ سرکاری ملازم احرار سے بات کرنے کے روادار نہیں۔ کیونکہ ہر جگہ حکومت کے خلاف حرکات کرنے کی وجہ سے احرار کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں تمام اخبارات احرار کے ذکر سے حتی الامکان پرہیز کرتے ہیں۔

اس وقت صرف ایک اخبار "زمزم" ایسا ہے۔ جو اپنے آپ کو کھلے طور پر احرار کا حامی اور مددگار بتاتا ہے۔ لیکن اس کی بھی یہ حالت ہے۔ کہ دم مارنے کی جرأت نہیں رکھتا وہ حکومت کے خلاف سخت بغض اور عداوت رکھتا ہے۔ اور جو لوگ جنگ کے موقعہ پر حکومت کی امداد کر رہے ہیں۔ ان کا بھی وہ سخت دشمن ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کا ایسا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ کہ کھلے طور پر اپنے بغض و کینہ کا اظہار بھی نہیں کر سکتا۔ کئی دنوں سے اس نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ ایڈیٹوریل کی جگہ خالی جدول کے اندر صرف کوئی عنوان لکھ کر یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ اس بارے میں جو کچھ اس کے دل میں ہے۔ اس کا اگلنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اس وجہ سے "زمزم" جس قدر پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ اس کا اظہار اس کے لفظ لفظ سے ہو رہا ہے۔ ذیل میں بطور مثال اس کے چند فقرات پیش کئے جاتے ہیں:-

صلح کے متعلق ہٹلر کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "انگلستان نے ابھی تک اس پیشکش کا کوئی جواب نہیں دیا۔ فرانس میں البتہ اس کا کچھ مذاق اڑایا گیا ہے۔ اور وہ مذاق کچھ برا بھی نہیں۔ جو کسی فاتح اور بامراد دشمن سے کیا جائے۔"

وارسا پر جرمنی کے قبضہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"جرمن فوجیں وارسا میں فاتحانہ انداز میں داخل ہو گئیں۔ ع

اینکہ مے بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

غالباً یہ سراسر گپ ہے۔ ورنہ فرانس اور برطانیہ کی موجودگی میں بھلا جرمن افواج کی مجال کیا تھی۔ کہ وہ وارسا میں داخل ہو جائیں۔"

"جرمنی کے تمام گرجاؤں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وارسا کی فتح کی خوشی میں سات روز تک ہر روز ایک ایک گھنٹہ گھڑیال بجائیں۔ گزشتہ جنگ عظیم میں بغداد کی فتح پر خبر نہیں کہاں کہاں گھڑیال بجایا گیا تھا۔ آج پولینڈ کے سقوط پر جرمنی میں نقارے پر چوٹ پڑ رہی ہے یہ قدرت کا عبرت انگیز انتقام ہے۔"

یہ دراصل حکومت برطانیہ کے خلاف جلے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے ہیں مگر بے حد ڈرتے اور کانپتے ہوئے حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت احرار دوگونہ مصیبت میں مبتلا ہیں۔ وہ نہ تو چپ رہ سکتے ہیں۔ اور نہ ان کے دل میں جو کچھ ہے۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ چپ رہنے میں انہیں یہ خدشہ ہے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد جب وہ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے تیس مار خاں بننا چاہیں گے۔ اور حکومت کے خلاف شورش پیدا کریں گے۔ تو عوام ان کی بات سننے کے لئے تیار نہ ہونگے اور اگر بولیں۔ تو قانونی گرفت میں آنے کا ڈر ہے۔ ان حالات میں کچھ احراری تو بالکل گمنام ہو چکے ہیں۔ مثلاً فیض الحسن آلو مہاری وغیرہ۔ کچھ نے سیاسیات سے بالکل الگ ہو جانے اور شعبہ تبلیغ قائم کر لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ مثلاً ملا عنایت اللہ وغیرہ۔ اور کچھ چبا چبا کر اس طرح باتیں بنا رہے ہیں۔ کہ ایک تو حسب موقعہ ان کو موڑ توڑ سکیں۔ اور دوسرے معمولی سی الجھنیں پڑ جائے۔ یہ ہے احرار کی کائنات اور یہ ہے ان کے بڑے بڑے دعووں کا انجام۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی قبولیتِ دعا کے واقعات

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسے اصحاب کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ جنہوں نے نہایت مایوس کن حالات میں اپنے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا بالکل غیر معمولی رنگ میں قبول ہوتی دیکھی۔ اور اس طرح انہیں دینی اور دنیوی لحاظ سے بے حد فائدہ پہونچا۔ "الفضل" کے "خلافت جوبلی نمبر" میں اس قسم کے چند بڑے بڑے واقعات درج کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ وہ احباب جنہوں نے اپنے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیتِ دعا کا نشان غیر معمولی حالات میں دیکھا ہو۔ وہ جامع الفاظ میں لکھ کر بہت جلد ارسال فرمائیں تاکہ جو نشان ان کے ازدیاد ایمان و ایقان کا باعث بن چکا ہے۔ اس سے دوسرے حق پسند اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

امید ہے۔ کہ احباب کرام فوری توجہ فرمائیں گے۔ اس بارے میں پہلے پہونچنے والے مراسلات کی اشاعت مقدم رکھی جائے گی۔

خاکسار۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ مسائل حج

کعبہ کی حیثیت قبلہ اور حجر اسود کی حکمت

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۹)

خدا تعالیٰ کی تجلّی اعظم کی مظہریت

قرآن کریم میں فلا اقسم بما تبصرون و ما لا تبصرون کے ارشاد میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ موجودات کے دو طرح کے سلسلے پائے جاتے ہیں۔ ایک ظاہری جو آنکھوں سے نظر آتے ہیں۔ اور دوسرے باطنی اور روحانی جو آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ اور اس کی مثال خود انسان کے وجود میں پائی جاتی ہے کہ اس کا جسم نظر آتا ہے۔ اس کی روح نظر نہیں آتی۔ آنکھ نظر آتی ہے کان ناک اور زبان دیکھی جاتی ہے لیکن حس باصرہ سامعہ اور شامہ اور ذائقہ جن کا یہ اعضا محل ہیں انہیں آنکھ نہیں دیکھتی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ گو روح نظر نہیں آتی۔ لیکن روح اپنی طاقتوں اور حسوں کے ذریعے اپنی ہستی کا اظہار جسم کی حرکات کے ذریعہ کرتی رہتی ہے۔ گویا جسم کی حرکات روح کی حرکات کا عکس ہوتی ہیں۔ جیسے مثلاً ہم نماز پڑھتے ہیں تو جو حرکات بصورت قیام و رکوع و سجود و قعود جسم کے ذریعہ ظاہر کی جاتی ہیں درحقیقت وہ روح کی حرکات کا انعکاس ہیں۔ پھر قدر و منزلت کے لحاظ سے درجات کے لحاظ سے ظاہری نماز کا درجہ روح کی نماز کے مطابق ہوگا۔ روح میں عمل کے لئے اخلاص اور توجہ کامل اور خشوع خضوع اور محبت ہے۔ تو یہ عمل نیت مطہرہ خالصہ کے مطابق باعث قرب و رضا الٰہی ہوگا۔ اور اگر روح نے نماز ریاکاری اور سہو و غفلت سے ادا کی۔ تو ایسی نماز عنداللہ روحانی فوائد کے لحاظ سے کسی غرض کو پورا کرنے والی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اس کی خدا کے نزدیک کوئی قدر و منزلت ہے۔ پس اسی طرح روح کے کمالات کی اعزازی شان کے مطابق جسم کا اعزاز اور احترام بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ نبیوں اور رسولوں اور بادشاہوں کا ظاہری وجود بھی ان کے روحانی وجود کے مقابل خدا تعالیٰ کے نزدیک اور مخلوق کے نزدیک باعث احترام ہوتا ہے۔ اور جب نبیوں اور رسولوں اور بادشاہوں کی وفات بھی ہو جائے۔ تو بعد از وفات بھی ان کے جسموں کا احترام قائم رہتا ہے۔ بلکہ ان کا مزار اور قبر جو ان کے جسم کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور ان کے جسم سے ایک الگ چیز ہے محض ان کے جسم کے احترام کی وجہ سے وہ بھی قابل احترام اور مرتبۂ اعزاز میں سمجھی جاتی ہے۔ اور لوگ اس کا ادب کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بادشاہوں کا مجسمہ جو پتھر یا کسی دھات سے تیار کیا جاتا ہے جیسے کہ مختلف شہروں میں ملکہ وکٹوریہ کا مجسمہ پتھر اور دھات سے بنا کر کھڑا کیا گیا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ اس کی بے حرمتی کر سکے۔

شعائر اللہ کی تعظیم ضروری ہوتی ہے

تو مقدس اور معزز ہستیوں کے وجود کے احترام کی نسبت ہر چیز جو ان کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ علی قدر مراتب وہ بھی ان کے احترام اور اعزاز سے حصہ لیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر نبی اور رسول کسی صحرائی علاقہ سے گزرتے ہوئے کسی جگہ بیٹھا ہو یا کچھ وقت کے لئے اس نے وہاں مقام کیا ہو تو وہ جگہ اور مقام بھی متبرک سمجھا جاتا ہے۔ جب نبیوں اور رسولوں اور بادشاہوں کا یہ حال ہے۔ جو خدا کی مخلوق ہیں۔ تو پھر اس خداوند علی و عظیم اور خالق الکل ہستی کا مرتبۂ احترام و اعزاز اور درجۂ تعظیم و تکریم کس قدر عظیم الشان ہوگا۔ پھر وہ جگہ جہاں خدا تعالیٰ نے باوجود قانونی تغیرات کے جو رات دن اور خزاں بہار اور موسم برسات اور خشک سالی اور قحط کی مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ اور مختلف قسم کے حوادث اور آفات زمانہ کے شدید حملوں کے جن سے آباد اور خوبصورت شہر ویرانے اور آبادیاں صحرائی علاقے بن جاتے ہیں۔ کعبۃ اللہ کی نسبت اپنے علم اور قدرت کا دائمی نشان مقرر فرمایا۔ اور عربستان کے صحرائی علاقہ میں جو بظاہر کسی طرح بھی باعث کشش اور دلچسپی نہیں معلوم ہوتا۔ صرف عالم لاہوت کی تجلیٔ اعظم کا مظہر بنائے جانے سے خدا نے اس کو اپنے ادب اور احترام کے لحاظ سے دائمی آداب گاہ اور مقام احترام اور شعائر اللہ سے بہت بڑی تعظیم کا مقام قرار دیا۔ اور اگر کعبہ پر خدا کی عزت اور حرمت کی تجلی مخصوص طور پر ظاہر نہ ہوتی۔ تو ہر سال ہزاروں لاکھوں انسانوں کا مختلف جہات عالم اور اطراف دنیا کی آبادیوں سے نکل نکل کر عرب کے صحرائی ملک میں بادیہ پیمائی کرتے ہوئے اور ریگستانوں اور صحراؤں کی خاک چھانتے ہوئے ایک ایسے ویرانے کی طرف جانے سے کیا غرض جس میں ہو کی صدا گونجنے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

خدائے قدوس کی معجزانہ طاقت

پس عرب اور مکہ کی عزت اور ایک جنگل کے منگل بن جانے کا منظر سوا اس کے نہیں کہ کعبہ کے بیت اللہ ہونے کی عالمگیر کشش خدائے قدوس کی معجزانہ طاقت سے بھری ہوئی آواز کی طفیل ہے۔ جو ہزاروں سالوں سے قدوسیوں کو زمین کے گوشے گوشے سے اکٹھا کر کے اپنے اس عتبہ عالیہ پر لا کھڑا کرتی رہتی ہے پس کعبہ کی دہلیز خدائے قدوس کی دہلیز ہے اور خدا کی تجلیٔ اعظم کی مظہریت سے خدا کی نیابت میں خدا کا گھر اور بیت اللہ کہلانے کا مستحق ہے۔ اور جس طرح روح کے لئے جسم بھی نیابت کا مرتبہ رکھتا ہے اور جسم کے تعلق سے جسم کا لباس بھی اور اسی طرح وہ مکان بھی جو مستقل بود و باش کے لئے بنایا جاتا ہے۔ انسان کی قائمقامی اور نیابت پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح استعارہ کے طور پر کعبہ کو بیت اللہ ہونے کی حیثیت میں پیش کیا گیا۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ گو تمام عالم کے مختلف مقامات عام طور پر خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت اور صفت علم و قدرت کے جلوہ گاہ ہیں لیکن ان صفات کی اخص تجلی جو مستقل طور پر دائمی شان الوہیت کے اظہار کے لئے اعجازی طور پر قائم رہنے والی ہے۔ وہ مکانات دنیا سے صرف کعبہ کے مکان کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔

کعبہ اور حجر اسود کی حکمت

کعبۃ اللہ اور حجر اسود علاوہ اس حقیقت کے جو پہلے بیان کی گئی ہے۔ کہ کعبہ نظام شمسی کے مقابل زمین پر خدا تعالیٰ کی تجلیٔ اعظم کی مظہریت کے لحاظ سے سورج کی طرح اور حجر اسود چاند کی طرح مرتبہ نیابت میں مقرر کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں بیان کی گئی ہے کعبۃ اللہ سے مراد اسلام بھی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کعبہ کے گرد مسیح موعود اور مسیح دجال دونوں طواف کر رہے ہیں۔ امام محمد طاہر نے اپنی کتاب مجمع بحار الانوار میں جہاں لغت طوف کا ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی یہ تشریح فرمائی ہے۔ کہ یہ حدیث تاویل اور تعبیر طلب ہے۔

67

اور اس کی تاویل یہ ہے۔ کہ کعبہ سے مراد دین اسلام ہے۔ اور دجال کا اس کے گرد طواف کرنے کا مطلب اسلام کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ہے۔ جیسے چور مکانوں کے گرد نقب زنی کی غرض سے چکر لگاتے ہیں۔ اور مسیح موعود کا طواف کرنا پاسبان اور محافظ کی طرح چکر لگانا ہے۔ تا اسلام کی دجال کے فتنہ اور شر سے حفاظت کرے۔ تو اس حدیث میں دین اسلام کو کعبۃ اللہ کی شکل میں دکھایا گیا ہے:۔

کعبۃ اللہ یعنی قرآن

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصویری زبان میں کعبہ کے لفظ کو قرآن سے بھی تعبیر فرمایا ہے۔ چنانچہ اپنے کلام منظوم میں فرماتے ہیں:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

یعنی خدا تعالیٰ کا پاک صحیفہ قرآن کریم تعبیری زبان میں میرے لئے کعبہ ہی ہے:۔

کعبۃ اللہ یعنی نبی اور رسول

(ج) پھر کعبہ سے مراد خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح کعبہ اسلامی جماعت کی جسمانی۔ اور ظاہری وحدت اور یک جہتی کا ذریعہ ہے اسی طرح خدا کے نبی اور رسول۔ روحانی۔ اعتقادی اور عملی وحدت اور یک جہتی کے لئے کعبہ کی طرح ایک ذریعہ ہیں اور قوم کی اس ضرورت کے لئے کہ اس میں وحدت پیدا ہو۔ اور لوگ کعبہ کی طرف منہ کریں اور عبادت کے وقت صف وحدت میں قیام رکوع سجود اور قعود کا نمونہ منظم صورت میں ظاہر کریں یہ بات بھی کعبہ کے لئے نبی اور رسول کی تبلیغ و تعلیم کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے پس جس طرح ظاہری اور جسمانی وحدت اور یک جہتی کے لئے لوگ کعبہ کے حاجتمند پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح نبی اور رسول کے بھی محتاج پائے جاتے ہیں:۔

انہی معنوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب استفتاء کے صفحہ ۴۱ پر اپنی نسبت فرمایا۔ انی واللہ فی ھذا الامر کعبۃ المحتاج کما ان فی مکۃ کعبۃ الحجاج وانی انا الحجر الاسود الذی یوضع لہ فی الارض والناس بمسہ یتبرکون۔ یعنی محتاجان ہدایت کی حاجت روائی کے لئے خدا شاہد ہے۔ کہ میں بھی ایک طرح کا کعبہ ہی ہوں۔ جیسا کہ مکہ میں حج کرنے والوں کے لئے کعبہ ہے اور نیز میں حجر اسود بھی ہوں۔ جس کے لئے زمین میں قبولیت پیدا کی گئی ہے۔ اور لوگ اُسے چھو کر برکت حاصل کرتے ہیں پھر اس کے متعلق حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ ھذا خلاصۃ ما اوحی اللہ الحق وھذا استعارۃ من اللہ الکریم وکذالک قال المعبرون ان المراد من الحجر الاسود فی علم الرویا المرء العالم الفقیہ الحکیم۔ یعنی یہ خلاصہ ہے اس وحی کا جو خدا نے میری طرف نازل فرمائی اور میری نسبت کعبہ اور حجر اسود کے الفاظ بطور استعارہ ہیں۔ اور علم تعبیر والوں نے بھی یہی کہا ہے۔ کہ حجر اسود سے مُراد علم رؤیا میں ایسا آدمی ہے۔ جو عالم دین اور مسلم فقہ میں ماہر اور علوم حکمیہ سے باخبر ہو:۔

الہام الٰہی یا قمر یا شمس انت منی وانا منک کی طرف اشارہ

کعبہ کا آفتاب الوہیت اور حجر اسود کا ماہتاب نبوت کے معنوں میں ہونے سے حضرت مسیح محمدی کی مظہریت کی طرف وحی مسیح موعود علیہ السلام یا قمر یا شمس انت منی وانا منک کے رُو سے بھی اشارہ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مظہریت میں جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ کعبۃ اللہ کے بھی مظہر ہیں۔ اور حجر اسود کے بھی:۔

کونے کا پتھر

(د) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی زبور $\frac{118}{22و23}$ اور متی $\frac{21}{42}$ میں پتھر سے تشبیہ دے کر پیشگوئی کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وُہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا"۔ حدیث میں بھی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ فرمایا۔ مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل قصر احسن بنیانہ الخ یعنی میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایک محل کی ہے۔ جس کی عمارت بہت خوبصورت بنائی گئی ہے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ اور وُہ اینٹ میں ہوں۔ جس سے وہ خالی جگہ پُر کر دی گئی:۔

تصویری زبان میں اس پتھر کی تعبیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ظاہر ہوئی۔ اس کے لئے حجر اسود کو مقرر کیا گیا۔ پس حجر اسود جو اَن گھڑا پتھر ہے اس سے ہمارے امّی نبی مراد تھے۔ اور معماروں سے مراد اہل کتاب یعنی علمائے یہود و نصاریٰ تھے جنہوں نے محض امّی ہونے کی وجہ سے آپ کو قبول نہ کیا۔ کہ آپ اَن گھڑے پتھر کی طرح ہیں۔ یعنی امّی ہیں۔ کسی استاد سے نہیں پڑھے چونکہ معمار لوگ پتھر کو تراش کر عمارت میں لگاتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشگوئی کے الفاظ میں کونے کا پتھر بیان کیا گیا ہے۔ اور کونے کا پتھر نرالی ہیئت کا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ دو دیواروں کا اشتراک پایا جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی نبوت نہ صرف اسمٰعیلی خاندان کے لئے بلکہ بنی اسرائیل کے لئے بھی تھی۔ اور خود حسب ارشاد الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل خود تورات اور انجیل میں جہاں آپ کی پیشگوئی ہے۔ نبی امّی ہی آپ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ زبور $\frac{118}{22و23}$ اور متی $\frac{21}{42}$ میں معماروں کا پتھر کو رد کرنا امّی ہونے کی طرف ہی اشارہ کرتا ہے۔ اور کتاب استثناء کے $\frac{18}{18}$ میں لکھا ہے "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا"۔

ان الفاظ میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وُہ آنے والا مثیل موسٰے نبی اسمٰعیلیوں سے جو اسرائیلیوں کے بھائی ہیں۔ مبعوث کیا جائے گا۔ اور وُہ اسرائیلیوں کے لئے بھی نبی ہو گا۔ جیسا کہ فقرہ "میں ان کے لئے" اس پر دلالت کرتا ہے اور دوسری بات یہ کہ خدا ہی اس کا معلم ہو گا۔ جیسا "اپنا کلام اس کے موُنہ میں ڈالوں گا" اس پر دلالت کرتا ہے:۔

حضرت موسٰے اور آنحضرتؐ میں مشابہت

آنحضرتؐ جو بنی اسمٰعیل اور بنی اسرائیل دونوں قوموں کے لئے نبی تھے۔ اسی بناء پر آپ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ کیونکہ مکہ میں ۱۳ سال بنی اسمٰعیل کو ہدایت فرمائی۔ پھر دس سال مدینہ میں قوم بنی اسرائیل کو جس طرح موسٰےؑ مصر سے فرعون کے مظالم کی وجہ سے مدین میں ہجرت کر گئے۔ اور شعیب نبی کے عہد کے مطابق ۸ سال کا قیام مدین میں شرط کی مجبوری سے۔ اور دس سال کا قیام دو سال کی زیادت کے ساتھ اختیاری طور پر اپنی مرضی سے فرمایا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مثیل موسٰے تھے۔ مکہ سے ابوجہل کے مظالم کی وجہ سے جو مثیل فرعون تھا۔ مدینہ میں ہجرت فرمائی اور فتح مکہ تک مجبوراً آٹھ سال کی مدت کے لئے قیام رکھنا پڑا۔ اور بعد فتح مکہ دو سال اپنی مرضی سے مدینہ کا قیام فرمایا۔ اور یہ دس سال مدینہ کی سکونت اور قیام کے موسٰے کی مدین کی سکونت دس سالہ کے ہمرنگ تھے۔ اور مدینہ میں آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود صاحب شریعت ہونے کے اسرائیلیوں کے تنازعات کا فیصلہ اور جرائم کی سزا یعنی حد زنا وغیرہ کا نفوذ بلکہ نماز کے وقت رو بقبلہ ہونا اسرائیلیوں کی شریعت کے مطابق ہی فرماتے رہے۔ جیسے کہ مکہ میں اسمٰعیلیوں کو حضرت ابراہیم کی تعلیم توحید اور اوامر و نواہی کی ہدایت فرماتے رہے تا ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ کے مطابق احکام شریعت کا عملی نمونہ ابراہیم اور موسٰے دونوں کی قائم مقامی میں دکھایا جائے:۔

بیت ایل

(ھ) تورات کے مختلف صحیفوں سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ سے مکالمہ مخاطبہ فرماتا اور جس جگہ اسے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف فرمایا جاتا۔ تو وُہ نبی اس جگہ کی تقدیس کی غرض سے کوئی نشان قائم کر دیتا چنانچہ کتاب پیدائش $\frac{۱۲}{۲۵}$ آیت ۱۵ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے:۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ کعبۃ اللہ کا بیت اللہ میں جو بیت ایل کے ہم معنی ہے۔ مع حجر اسود کے مقرر کیا جانا بھی اسی علامت کے لحاظ سے ہی قرار پایا ہے۔ کہ کعبۃ اللہ کی جگہ علاوہ مکانی اولیت کے ھُدًی للمتقین کے ارشاد کے مطابق الہامی نزول کی اولیت کا بھی مکان ہے اور مرویات مذکورہ کے رُو سے جن کا اوپر کسی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ اول البشر حضرت آدم علیہ السلام جن کی نسبت وعلم آدم الاسماء کلھا کے الفاظ سے ان کا ملہم اور مکلم ہونا ثابت ہے ان پر خدا کی وحی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مخلص نوجوان چودھری محمد مالک خانصاحب تسنیم بی۔ اے مرحوم کے حالات

میرے ماموں چودھری محمد مالک خان تسنیم بی۔ اے متعلم لاء کالج لاہور رئیس ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ ۲۱ برس کی عمر میں بعارضہ ٹائیفائڈ ۱۸ جولائی ۱۹۳۹ء کو فوت ہو گئے۔ مرحوم نہایت خوشخصال ملنسار اور خلیق نوجوان تھے مرحوم میں ایک صفت یہ بھی تھی کہ سوالی کو کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے احمدیت سے مشرف ہونے سے پہلے بارہا دارالامان کی زیارت کا شوق ظاہر کرتے رہے۔ گزشتہ سال جون میں میرے ساتھ پہلی دفعہ دارالامان گئے تو کہنے لگے۔ جغرافیکل سوسائٹی کے ٹور میں ہندوستان کے تمام مشہور اور بڑے بڑے شہر دیکھے ہیں۔ قادیان ایسی مبارک فضا کہیں نظر نہیں آئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے پانچ منٹ ملاقات کے لئے لکھوائے۔ لیکن حضور نے ازراہ ذرہ نوازی بیس منٹ تک انہیں شرف ملاقات بخشا۔ قادیان کے متعلق واپسی پر مجھے خط میں لکھا۔ کہ "یہ کہنا کہ قادیان ایک شہر ہے۔ اسی طرح جیسے لاہور گوجرانوالہ یا لائلپور وغیرہ ایک حماقت اور بے وقوفی ہے۔ قادیان واقعی ایک بستی ہے۔ مگر ان انسانوں کی نہیں جو اپنی تمام کمزوریوں کو لئے بس رہے ہوں۔ بلکہ ان انسانوں کی جو حقیقت میں انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ قادیان کی فضا رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کے حجاز کی فضا کے بالکل مشابہ ہے ایک نور اور روحانیت ملی زندگی ہے جو قادیان میں پائی۔ کاش ایک دفعہ پھر اس بقعۂ نور کی خاک پاک پر اپنی جبین نیاز رکھ سکوں"۔

اس کے بعد دسمبر کے وسط میں ایمن آباد آئے تو مجھے کہا جی چاہتا ہے اب میں بیعت کر لوں۔ میں نے کہا ضرور کرنی چاہیئے۔ یہ الٰہی تحریک ہے آپ بارے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ تاکہ آپ کو بیش از بیش روحانی فیوض حاصل ہوں دوسرے روز صبح اپنا خواب سنایا کہ میں نے بڑا سخت زلزلہ دیکھا ہے خوف وہراس کی حالت میں بعض کلمات پڑھنے شروع کر دیئے جن سے زلزلہ رک گیا۔ میں نے کہا آپ بیعت کریں گے تو آپ کی بہت مخالفت ہو گی۔ پھر دعاؤں سے انشاء اللہ تعالےٰ امن ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء پر اپنی اہلیہ سمیت آنے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔ آخر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو لاہور میں اپنے سسرال کو یہ کہہ کر کہ ہم قادیان بیعت کے لئے جا رہے ہیں۔ میرے ساتھ روانہ ہوئے ۲۸ دسمبر صبح کو بیعت کرنی تھی۔ دو روز پہلے اس کوشش میں لگے رہے۔ کہ بیعت کے وقت میرا ہاتھ سب سے پہلے حضرت اقدس کے مبارک ہاتھ پر رکھا جائے۔ چنانچہ ان کی یہ خواہش بر آئی۔ ڈیڑھ سو کے قریب افراد میں سے سب سے پہلا ہاتھ انہی کا تھا جو حضور کے بابرکت ہاتھ پر رکھا گیا۔ بیعت کے بعد مجھے کہا حضرت صاحب سے پہلے بھی دو دفعہ مل چکا ہوں لیکن جو روحانی مسرت وانبساط آج کے مصافحہ سے حاصل ہوئی وہ مخصوص رنگ رکھتی ہے۔ اور میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔

جلسہ سے واپسی پر چار پانچ روز لاہور ٹھہرے۔ والدین کو خبر پہونچ چکی تھی۔ کہ انہوں نے بیعت کر لی ہے۔ والدہ روتی پیٹتی لاہور آئیں۔ اور کہا قادیان دیکھ کر ہی آ گئے ہو یا بیعت کر آئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم بیعت کر آئے ہیں۔ ایمن آباد پہونچ کر بھی سب کو بتا دیا۔ کہ احمدی ہو گئے ہیں۔ جس پر ان کی والدہ اور والد بہت مخالفت کرنے لگے۔

لاء کالج میں پڑھتے تھے لیکن چھ سال سے ایف۔ سی کالج کے کوپر ہوسٹل میں رہتے تھے۔ قواعد کے رو سے وہاں قیام نہ کر سکتے تھے۔ لیکن ایف سی کالج (جہاں سے انہوں نے بی۔ اے کیا) میں بہت رسوخ رکھتے تھے اس لئے پرنسپل صاحب نے سپیشل اجازت عطا کی ہوئی تھی۔ اپنے کمرہ میں مختلف اقسام کے قطعات فریم میں لگوا کر آویزاں کئے ہوئے تھے۔ پلنگ کے سرہانہ پر "نونہالان جماعت سے خطاب" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی نظم آویزاں تھی۔ سامنے موٹے حروف میں "بے چون میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی مصرعہ آویزاں تھا۔ دائیں جانب سے

عاشقو دیکھ چکے عشق مجازی کے کمال
اب میرے یار سے بھی دل کو لگا دیکھو تو

بائیں جانب سے

اک نہ اک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے
"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔

یا الٰہی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے
کام لاکھوں ہیں مگر ہے زندگی مثل حباب
نسل انساں سے مدد اب مانگنا بیکار ہے
اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار

خوبصورت فریموں میں لگوا کر نہایت قرینے سے آویزاں کئے ہوئے تھے۔ ایک روز میں نے پوچھا ان قطعات سے آپ نے کچھ حاصل بھی کیا۔ کہا بہت کچھ یہ ہر وقت مجھے وعظ کرتے رہتے ہیں۔ کمرہ میں دائیں جانب مصلیٰ بچھا رکھا تھا۔ اور خوشی سے کہا کرتے یہ میری مسجد ہے۔ احمدیت سے مشرف ہونے کے بعد اسی سال فروری میں مجھے ان کے پاس دو یوم قیام کا موقعہ ملا۔ میں نے دیکھا رات کو ۳ بجے اٹھ کر نہایت خشوع خضوع سے تہجد کے نوافل ادا کرتے۔ پھر کچھ سٹڈی کر کے نماز صبح کے بعد سیر کو نکل جاتے۔ واپسی پر تلاوت قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے کرتے اور پھر کشتی نوح کا کچھ حصہ بلند آواز سے پڑھتے۔ کشتی نوح کی مقناطیسی قوت رکھنے والی روحانی عبارتیں پڑھ کر ان پر وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی۔ بیعت کرنے سے پہلے بھی کشتی نوح سے بہت محبت تھی۔ جہاں کہیں مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو آخر میں یہی کہتے کہ ذرا کشتی نوح کا مطالعہ کر لیں۔ مجھے بارہا کہا کہ اس کتاب نے میرے دل و دماغ کو دھو کر شفاف کر دیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصانیف عرفان الٰہی۔ منہاج الطالبین انقلاب حقیقی اور احمدیت کے متعلق کہا کرتے۔ یہ نئی زندگی بخشنے والی کتابیں ہیں۔ اپنی وفات کے متعلق انہیں تین چار ماہ پہلے خوابیں آنی شروع ہو گئی تھیں۔ گزشتہ مارچ میں مجھے ایک صبح بتایا کہ رات میں نے خواب دیکھا ہے۔ کہ میں آسمان کی طرف پرواز کرتا جا رہا ہوں۔ اور آسمان میں داخل ہو گیا ہوں۔ پھر کہا کہ اور بھی کئی خوابیں دیکھی ہیں جن سے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میری وفات کا وقت اب قریب ہے میں نے کہا ایسی باتیں نہ کریں۔ ہمیں تو آپ سے بڑی توقعات ہیں۔

ایک خط میں مجھے لکھا۔ دنیا میں میرے لئے کوئی دلچسپی نہیں۔ اور اگر کوئی دلچسپی ہے تو صرف اس لئے کہ آگے آنے والی دائمی زندگی کے لئے جتنا سامان ہو سکے فراہم کر لوں۔ جب دیکھتا ہوں کہ بانگ درا میں قریب ہے۔ اور قافلے کی روانگی کا وقت آن پہونچا۔ تو ایک گھبراہٹ اور کپکپی جسم زار میں محسوس کرتا ہوں۔

گزشتہ جون میں اپنے آخری خط میں لکھا میں نے اب تہیہ کر لیا ہے۔ کہ اللہ کا فقیر بنکر بقیہ زندگی اسی کی عبادت میں گزار دوں اس کے تین روز بعد ٹائیفائڈ میں مبتلا ہو گئے اور جولائی کی ۱۸ کو اللہ کی عبادت کرنے والا عبد اپنے معبود حقیقی سے جا ملا۔ مرحوم کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے تو عشق تھا۔ مگر حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب٭

٭ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور جناب پیر اکبر علی صاحب سے بھی دلی محبت تھی کئی دفعہ مجھ سے ذکر کیا۔ کہ ان بزرگوں سے ملاقات کے وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ اگست ۱۹۳۹ء

(۲)

تربیت و اصلاح

تربیت و اصلاح کے شعبہ کے ماتحت مقامی مجالس میں سے دارالرحمت - دارالفتوح دارالفضل قادر آباد اور ناصر آباد میں تلقین پابندی نماز کا کام ہوا دارالرحمت دارالفضل اور قادر آباد میں نماز کیلئے وفود کے ذریعہ جگایا جاتا رہا - دارالفضل میں نمازوں میں سست احباب سے متعلق منظم کوشش کرنے کے لئے علیحدہ کمیٹی بنائی گئی ہے - دارالبرکات اور دارالسعتہ میں ہفتہ وار تربیتی اجلاس ہوتے رہے۔

بیرونی مجالس میں سے دہلی - امرتسر اوکاڑہ - منٹگمری - ملتان - محمود آباد - سیالکوٹ صدر - اور ابھا گو بھٹی - لودہراں - برہمن بڑیہ - کنگ - بھاٹی گیٹ لاہور - کھاریاں اور کریام میں پابندی نماز کے لئے خاص کوشش ہوتی رہی - دہلی میں مختلف حلقوں میں ڈیوٹیاں لگا کر نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا - اوکاڑہ اور منٹگمری میں نماز کے لئے جگایا جاتا رہا - محمود آباد اور سیالکوٹ صدر میں نماز کے لئے حاضری لگتی رہی - بھاٹی گیٹ لاہور میں سست احباب کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی اور ابھا گو بھٹی کے خدام تین ملحقہ دیہات میں باری باری جا کر وہاں کے احمدی احباب کو باجماعت نماز پڑھاتے رہے - لودہراں میں ۲۳ غیر احمدیوں کو بھی تلقین نماز کی گئی

مندرجہ ذیل مقامات پر درس قرآن کریم - یا حدیث - یا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری رہا

دہلی - نواب شاہ سندھ - کیرنگ - محمود آباد - سیالکوٹ صدر - جہلم - کلکتہ بھاٹی گیٹ لاہور - کھاریاں کریام اور اوکاڑہ میں حقہ نوشی کے خلاف کوشش کی گئی

تبلیغ

دارالرحمت اور دارالفضل میں انفرادی تبلیغ ہوتی رہی - دارالرحمت کے احباب کی مساعی سے ایک صاحب نے احمدیت قبول کی - دارالبرکات کے دس اراکین نے پانچ دیہات میں تبلیغ کی۔

بیرونی مجالس میں سے اوکاڑہ منٹگمری نصرت آباد - ملتان - کنگ اور کھاریاں میں انفرادی تبلیغ ہوتی - کیرنگ میں ۳ میل دور ایک جلسہ چھ گھنٹے ہوا - جس میں کئی غیر ہندو شامل ہوئے - منٹگمری میں ۹۴ افراد کو - لودہراں میں ۱۷۳ کو اور برہمن بڑیہ میں ۳۵ دیہات میں ۶۹ - افراد کو تبلیغ کی گئی - محمود آباد اور سیالکوٹ صدر میں منظم طور پر تبلیغ کی گئی - نواب شاہ سندھ جہلم اور کنگ میں لٹریچر تقسیم کیا گیا - منٹگمری میں تبلیغی نوٹ لکھائے گئے - سنگرور میں تبلیغی جلسے کئے گئے - اور جمشید پور میں مقامی مسلم لیگ کے صدر تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

شعبہ اطفال

ابھی تک ہمارا یہ شعبہ بہت سی توجہ کا محتاج ہے - قادیان میں دارالرحمت - دارالفضل - دارالبرکات - قادر آباد اور ناصر آباد میں یہ مجالس قائم ہیں - دارالرحمت میں بچوں کو نماز باترجمہ اور اذان سکھائی جاتی ہے - بچوں کے تربیتی اجلاس ہوتے رہے دارالفضل اور دارالبرکات میں ہفتہ وار اجلاس کے علاوہ نماز کے لئے بچوں کی حاضری لی جاتی رہی - دارالبرکات میں بچے دارالشیوخ کے لئے آٹا حاصل کرتے اور صبح کو نماز کے لئے جگانے کے پروگرام میں خدام کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔

بیرونی مجالس میں سے دہلی سیالکوٹ صدر - اور ابھا گو بھٹی - لودہراں - اور کھاریاں سے مجالس کے قیام کی اطلاع آئی ہے - دہلی میں بچوں کے ایسے اجلاس ہوتے رہے - جن میں بچوں کو اخلاقی کہانیاں سنائی جاتی رہیں - سیالکوٹ چھاؤنی میں بچوں کو نماز اور دینیات سکھائی گئی - اردو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا گیا - اور پریڈ کرائی گئی - اور اسکے اطفال خدام کے ساتھ کام کرتے رہے - ان کو قرآن کریم پڑھانے کا التزام رہا - لودہراں میں بچوں کے لئے درس قرآن اور باقاعدہ نماز باترجمہ کا انتظام کیا گیا - کھاریاں میں بچوں کو دینی مسائل سکھائے جاتے رہے۔

شعبہ ورزش اور صحت جسمانی

دارالرحمت اور دارالفضل کے خدام نہر یہ تیراکی کے مقابلے کرتے رہے جہاں مختلف کھیلیں بھی کھیلی گئیں - دارالفضل اور دارالبرکات نے کبڈی کا میچ کیا - قادر آباد اور ناصر آباد میں بھی خدام مختلف کھیلوں کی مشق کرتے رہے - دہلی کے تمام ممبران سے ورزش کی باقاعدہ رپورٹ لی جاتی ہے - سیالکوٹ شہر کے خدام پروگرام میں باقاعدگی سے دن مقرر کر کے مختلف کھیلیں کھیلتے رہے - سیالکوٹ چھاؤنی میں اراکین نے ورزش کا التزام رکھا۔

تعلیم ناخواندگان

قادیان میں بفضلہ اس سلسلہ میں مفید کام ہو رہا ہے - باہر سیالکوٹ - جہلم - برہمن بڑیہ - اور کریام میں انتظام ہے - جہلم میں تمام ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام ہے - کئی متعلم اردو قاعدہ ختم کر کے حساب سیکھ رہے ہیں - چار افراد ابھی اردو قاعدہ پڑھ رہے ہیں - دس یسرنا القرآن پڑھتے ہیں - آٹھ قرآن کریم ناظرہ اور تین ترجمۃ القرآن بعض نماز باترجمہ بھی سیکھ رہے ہیں برہمن بڑیہ بنگال کے احمدی اردو سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں - بعض کشتی نوح - فتح اسلام اور لیکچر لاہور وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔

متفرق

دارالرحمت قادیان اور بھاٹی گیٹ لاہور میں باہم ازدیاد محبت کے لئے اکٹھے کھانا کھانے کا مہینہ میں ایک بار انتظام کیا گیا - دہلی - امرتسر - اوکاڑہ سیالکوٹ - جہلم - برہمن بڑیہ بھاٹی گیٹ لاہور اور کھاریاں کے خدام نے تحریک جدید کے جلسوں کے انتظامات میں نمایاں حصہ لیا - بھاٹی گیٹ کی مجلس نے بصورت وفد اپنے حلقہ کے احباب کے پاس جا کر مختلف چندوں کی ادائیگی اور نماز باجماعت کی تلقین کی۔

ممتاز مجالس

اس رپورٹ میں مندرجہ ذیل مجالس کا کام نمایاں رہا - دہلی - جہلم - لودہراں سیالکوٹ شہر - جمشید پور - کیرنگ برہمن بڑیہ اور ابھا گو بھٹی۔

نئی مجالس

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل نئی مجالس قائم ہوئیں۔

شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور - بھاگل پور کے دو حلقوں میں مجالس ناصر آباد سندھ اور شادی وال خورد - ضلع گجرات - کلکتہ میں مجلس کا احیاء ہوا۔

مساعی مجلس مرکزیہ

مجلس مرکزیہ کے زیر انتظام ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام رہا - فالحمد للہ علیٰ ذالک - دارالشیوخ کے لئے کئی حلقوں سے آٹا جمع کیا جاتا رہا - نماز جمعہ کے وقت حلقوں کی باریاں مقرر کر کے پنکھا کشی اور پانی پلانے کا انتظام کیا گیا -

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دھرم سالہ سے تشریف آوری پر قادیان کو آنے والے ہر دو راستوں کو درست کرایا گیا - طلباء بورڈنگ مدرسہ احمدیہ اور تحریک جدید کو رخصتوں سے پہلے مجالس کے قیام و احیاء کے لئے لٹریچر دیا گیا تھا - اگست میں ان کو یاد دہانی کرائی گئی الحمد للہ کہ بعض احباب نے مفید کام کیا ہے - تحریک جدید کے طلباء میں سے بعض کی رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل ہے -

احمد حسین صاحب بچوں اور مردوں کو نماز باقاعدہ پڑھاتے رہے - ظہور الدین صاحب نے کریام میں مجلس کا احیاء کیا - اور اطفال کی نگرانی کی - ناصر احمد صاحب نے کلکتہ میں تجنید کے لئے کوشش کی - قدرت اللہ صاحب نے کوٹھی میں مسجد میں جھاڑو دینے اور بھولے ہوؤں کو رستہ دکھانے کا کام کیا - بیماروں کی تیمارداری تبلیغ - تلقین پابندی نماز کے پروگرام پر عامل رہے محمد یوسف صاحب فیروزپور میں ایک صاحب کو باقاعدہ روزانہ تعلیم دیتے رہے تبلیغ کے لئے لٹریچر تقسیم کیا اور صبح صبح لوگوں میں مسواکیں تقسیم کرتے رہے شیخ بشیر احمد صاحب ضلع گوجرانوالہ میں تلقین نماز اور تبلیغ کرتے رہے نالیاں درست کیں یا صفائی کی ... کو سودا لا کر دیا - اور مجلس قائم کی

نصیر احمد صاحب نے کلو میں ایک ممبر بنایا جس کو اپنے ساتھ نماز باجماعت پڑھاتے رہے۔ روزانہ ہر دو ممبر باقاعدہ ورزش اور تبلیغ کرتے رہے۔ ایک آدمی کو یسرنا القرآن پڑھایا۔ نیاز احمد خانصاحب نے ڈیرہ غازیخاں میں مجلس کا احیاء کیا۔ اور سرگرمی سے تبلیغ میں کوشاں رہے۔ مقبول احمد صاحب اور محمد احمد صاحب تبلیغ کرتے رہے۔ محمد احمد صاحب نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اور بورڈنگ سے پارچات اور دوسری قریباً ۱۱۵ اشیاء جمع کر کے دارالشیوخ کے لئے بھیجیں منصور احمد صاحب نے ایک ناخواندہ کو پڑھایا۔ اور سالانہ جلسہ میں شمولیت کی تحریک کی۔ بشیر احمد اور جلال الدین صاحبان نے ایک خراب موٹر کو مالک کی مدد کے لئے ایک میل تک دھکیل کر لے گئے۔ ایک جلسہ کے لئے جملہ انتظامات کئے۔ مدرسہ احمدیہ میں سے مصلح الدین صاحب نے پارہ چنار اور پشاور میں تبلیغ کی۔ بشارت احمد صاحب بشیر نے کمال ڈیرہ سندھ میں مسجد کی صفائی۔ تبلیغ۔ درس اور راہ گیروں کے لئے پانی رکھنے کے انتظامات میں حصہ لیا۔ صدیق احمد صاحب نے گوکھووال کی مجلس کا احیاء کیا۔ اور حدیث کا درس دیتے رہے بشیر احمد صاحب باجوہ نے چک ۲۳ جنوبی میں۔ اور بشارت احمد صاحب نسیم نے امرودہہ میں مجلس قائم کی۔ محمد حیات صاحب چک سکندر میں مجلس کے قیام کے لئے کوشاں رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس کا ماہوار اجلاس مورخہ ۱۴ اگست کو مسجد دارالفضل میں زیر صدارت مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل ہوا۔ جس میں سیکرٹری صاحب نے رپورٹ سنائی۔ اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے استقلال۔ سادگی اور پابندئ وقت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صدر صاحب نے ممبران کو بعض نصائح کیں ماہ اگست میں آمد ڈاک لوکل ۱۵۰ تھی۔ دفتر سے ۱۸۴ لوکل خطوط روانہ کئے گئے باہر سے ۱۱۲ خطوط آئے۔ اور مرکزیہ دفتر نے ۱۴۹ خطوط لکھے۔

خاکسار۔ خلیل احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

فدیہ ماہ رمضان المبارک

دائم المریض۔ حاملہ۔ مرضعہ اور شیخ فانی۔ یہ چار قسم کے اشخاص ایسے ہیں کہ اگر یہ روزہ نہ رکھ سکتے ہوں۔ یا روزہ رکھنے سے ان کو بیمار ہو جانے یا پیٹ کے بچے یا دودھ پیتے بچے کے کمزور ہونے کا اندیشہ ہو۔ تو شرعاً اجازت ہے۔ کہ ایسے اصحاب روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا کر روزہ سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ ہماری جماعت میں جو اصحاب اس قسم کے ہوں۔ ان سے میری درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا فدیہ دارالشیوخ کے یتامیٰ اور مساکین کے لئے ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کی رقم سے انہیں خوردنی اشیاء بہم پہنچائی جائیں۔ اس وقت دارالشیوخ میں ۱۷۵ اشخاص کھانا کھاتے ہیں۔ مگر جمعہ کے آٹے میں کمی رہ جانے کی وجہ سے یہ لوگ سخت تکلیف پاتے ہیں۔ اب چونکہ رمضان شریف شروع ہے۔ اس لئے امید ہے کہ ایسے تمام دوست فوری توجہ فرمائیں گے۔ اور غریبوں اور یتیموں کی دعا لے کر خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں گے۔

ناظر ضیافت

پولیس کی فرض شناسی

قصبہ پسرور ضلع سیالکوٹ میں ایک احمدی بھائی میاں اللہ دتا صاحب رہتے ہیں۔ ۲۷ ستمبر ان کی لڑکی فوت ہوگئی۔ قریبی قبرستان میں قبر کھدوائی گئی۔ مگر چند اوباشوں نے اسے بھروا دیا۔ آخر پولیس کو اطلاع دی گئی۔ لالہ ہربنس لعل صاحب تھانیدار علاقہ ہذا نے مرزا فیروز بیگ اور منشی خورشید احمد صاحب کو موقعہ پر بھیج دیا۔ عین اس وقت جبکہ لڑکی کو قبر میں اتارا جارہا تھا مخالفین کا ہجوم آموجود ہوا۔ اور قریب تھا کہ نعش کی بے حرمتی کی جاتی۔ مگر پولیس کی فرض شناسی نے ہجوم کو روکے رکھا۔ اور نازک صورت حالات نہ پیدا ہونے دی۔ ۱۲ بجے رات نعش سپرد خاک کی گئی۔

پسرور میں اس نوعیت کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔ ذمہ وار افسروں کو اس بارے میں مستقل انتظام کرنا چاہیئے۔

خاکسار۔ عبداللہ خاں امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ نوشہرہ پسرور ضلع سیالکوٹ

احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی

امرتسر میں جو احرار کا بہت بڑا اڈا ہے۔ "احراریوں کی تیس مار خانی اور مرزا محمود کی پیشگوئی پوری ہوگئی" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ شائع کنندہ کا نام "ارجن سنگھ عاجز ایڈیٹر اخبار رنگین" ہے۔ اشتہار مذکور ذیل میں اس لئے درج کیا جاتا ہے کہ احرار کی موجودہ حالت کا اندازہ لگایا جا سکے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"تھوڑا عرصہ ہوا کہ مرزا بشیرالدین محمود امام جماعت مرزائیہ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ "احراریوں کے پاؤں کے تلے سے زمین نکلتی جارہی ہے" یہ پیشگوئی آج بالکل پوری ہو رہی ہے۔ مخالفین غور سے توجہ فرمائیں۔

بھرتی کے سلسلہ میں سارے ہندوستان کے خلاف احرار نے مخالفت کا جو بیڑا اٹھایا تھا۔ اس پر جب حکومت نے ایکشن لیا۔ اور چند احراری لیڈروں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمہ چلایا۔ تو احراریوں کی یہ حالت ہوئی۔ کہ "سچ مچ ان کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی" سرخ قمیصیں اتار کر پھاڑ کر نالیوں میں پھینک دی گئیں۔ اور آگ میں بھی جلا دی گئیں۔ چنانچہ آج امرتسر میں ایک بھی سرخ قمیص نظر نہیں آتی۔ کئی گرفتار شدہ احراریوں نے تحریری معافی مانگ کر رہائی حاصل کی۔ اور کئی جن کی پولیس تلاش کر رہی ہے مفرور ہیں۔ چوہدری افضل الحق صاحب کی گرفتاری پر ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ لیکن ایک دوکان بھی بند نہ ہوئی۔ یہ ہے احرار کی کامیابی کا ایک نمونہ۔ اب یوں نظر آتا ہے۔ کہ شہر امرتسر میں کبھی کوئی احراری تھا ہی نہیں۔ اور نہ کوئی لال قمیص ہے" المشتہر ارجن سنگھ عاجز ایڈیٹر اخبار رنگین امرتسر

اعلان

قریشی محمد صالح صاحب سابق مبلغ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے متعلق ایک اعلان الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع کیا جا چکا ہے اس سلسلہ میں مزید اطلاع دی جاتی ہے کہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قریشی صاحب موصوف کا تعلق احرار سے نہیں ہے۔ نہ وہ دشمنان سلسلہ کی کسی سازش میں شامل ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

احمدی بنانیکا طریقہ روزانہ ایک غیر احمدی کو ہماری کتاب قول سدید دلچسپ کہانی کہہ کر دے دیجئے۔ کیونکہ ہر شخص اس راتوں کی نیند کو حرام کر دینے والے افسانے کو شوق سے پڑھتا ہے۔ اور بعد مطالعہ احمدیت دل و دماغ میں سرایت کر جاتی ہے۔ محض تبلیغ کی خاطر تین روپے کے بجائے ایک روپیہ قیمت کر دی ہے آج ہی مینجر الگین کالج الگین روڈ دہلی سے منگوا کر کتاب کا کمال دیکھئے۔ ناپسند ہونے پر دوگنی قیمت میں واپس نہ دوں تو اسی اخبار میں شکائت چھپوائیے۔ تھوڑی سی کتابیں باقی ہیں جلدی کیجئے۔ مینجر الگین کالج الگین روڈ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

69

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی کاٹھ گڑھ میں تشریف آوری

۸۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء بوقت شام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب احمدیہ کمپنی ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی کے لئے نوجوانوں کا انتخاب کرنے کے لئے معہ چودہری برکت علی خان صاحب فنانشل سکرٹری تحریک جدید جناب حاجی غلام احمد صاحب کریام اور ملک صاحب سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کاٹھ گڑھ تشریف لائے احباب جماعت نہایت خلوص کے ساتھ صاحب موصوف سے ملے۔ اور پُرجوش نعرہ ہائے تکبیر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز زندہ باد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب زندہ باد کے نعروں سے خیر مقدم کیا۔

مغرب کی نماز کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف نے احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی سے متعلق اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کیا۔ اور نوجوانوں کو اس میں شامل ہونے کی تاکید کی۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ احمدی نوجوان کو چاہیئے۔ کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر بن کر اور احمدیت کی تعلیم کا پوری طرح حامل ہو کر خدمت خلق کا صحیح جذبہ اپنے اندر پیدا کرے۔ نیز فرمایا کسی فرض کی ادائیگی میں کوتاہی ہونے پر معافی طلب کرنے کو نہایت معیوب سمجھ کر احتراز کیا جائے۔ اور ہر کوتاہی کی مجوزہ سزا برضا و رغبت قبول کرنے کی سپرٹ پیدا کی جائے۔

مغرب کی نماز سے قبل اور عشاء کی نماز کے بعد بہت سے نوجوانوں نے بھرتی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ جن میں سے آٹھ نوجوان منتخب کئے گئے۔ ہر ایک نوجوان کے دل میں یہ خواہش تھی۔ کہ کاش میں اپنے محترم امام کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے ضروری شرائط پر پورا اترتا۔ دوسرے دن احمدیہ سکول کاٹھ گڑھ کا معائنہ فرمایا اور ۹ بجے کے قریب صاحبزادہ صاحب موصوف اور چودہری عبد الرحیم خان صاحب نمبردار گھوڑوں پر مزید احمدی نوجوانوں کے انتخاب کے لئے غوث گڑھ ریاست پٹیالہ۔ چک لوہٹ ضلع لدھیانہ۔ موہن ماجرہ بھچہ ضلع انبالہ تشریف لے گئے اور قریباً ۲۵ میل کا سفر کرنے کے بعد ۹½ بجے شب ۱۳ نوجوانوں کا انتخاب کر کے واپس آئے۔

۱۰۔ اکتوبر بعد از نماز فجر تمام احباب جماعت نے شدید اصرار کیا۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہم غریب احمدیوں کے گھروں کو اپنے مبارک وجود سے نوازیں۔ اور ہماری بہتری کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر دعا فرمائیں۔ گو وقت کی قلت ایک بھاری روک اس امر میں تھی۔ تاہم حضرت صاحبزادہ صاحب نے کمال شفقت اور مہربانی سے ہماری درخواست کو شرف پذیرائی بخشا۔ اور احباب جماعت کی دلداری کے لئے ان کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ اور دعا فرمائی۔ جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ اس سعادت پر جتنا بھی فخر کرے۔ بجا ہے۔

صاحبزادہ صاحب موصوف کی خلاف توقع آمد اور نہایت ہی قلیل قیام احباب جماعت کے لئے محرک ہوا کہ وہ ان سے پھر تشریف لانے کے لئے وعدہ کرنے کی درخواست کریں۔ چنانچہ احباب کی شدید خواہش کو مدنظر رکھ کر صاحبزادہ صاحب نے درخواست کو منظور فرما کر وعدہ کیا۔ کہ انشاء اللہ اگر موقع ملا تو پھر آئیں گے۔

خاکسار عطاء اللہ خان احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ۔

ایک انصاف پسند حاکم کا منصفانہ فیصلہ

قصبہ ڈانگہ ضلع گجرات میں ایک پرانے قبرستان کی جگہ سکھوں نے خالصہ سکول ڈانگہ کے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ مسلمانوں نے روکا۔ تو مقامی سب انسپکٹر نے بارہ سرکردہ مسلمانوں کا چالان زیر دفعہ $\frac{147}{323}$ تعزیرات ہند کر دیا۔ ضلع کی مختلف عدالتوں میں ایک سال سے اس مقدمہ کی سماعت ہو رہی تھی۔ استغاثہ کی طرف سے تین مشہور وکیل تھے۔ لیکن ملزمان کی طرف سے صرف چودہری حاجی احمد خان صاحب ایڈووکیٹ پیروی کرتے رہے۔ آخر مہتہ گوردھن ناتھ صاحب تحصیلدار کھاریاں نے اس مقدمہ کا فیصلہ سناتے وقت جملہ مسلم ملزمان کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے بری کر دیا۔ اس عدل گستری پر علاقہ کے تمام مسلمان جناب صاحب موصوف کے مشکور ہیں۔ (نامہ نگار) سید حسین شاہ ڈانگہ

تحریک جدید کو میں اس لئے پھیلا رہا ہوں تا میں دیکھوں کتنے مخلص ہیں جو اس دوڑ میں میرے ساتھ چلتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں۔

"قرآن مجید میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ہم تم کو نہیں چھوڑیں گے۔ جب تک خبیث اور طیب میں فرق کر کے نہ دکھلا دیں۔ اس زمانہ میں بھی خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔ جو لوگ گھبرا رہے ہیں۔ اور خیال کر رہے ہیں۔ کہ اس ذریعہ سے میں جماعت کو چھوٹا کر رہا ہوں۔ وہ نادان ہیں۔ وہ جانتے ہی نہیں۔ کہ جماعت ترقی کس طرح کرتی ہے۔ وہ سمجھتے ہی نہیں کہ جماعت کی ترقی کا کیا معیار ہوا کرتا ہے۔ کیا ایک لمبی زنجیر جس کی بعض کڑیاں کمزور ہیں۔ مضبوط ہوتی ہے؟ یا وہ چھوٹی زنجیر جس کی ساری کڑیاں مضبوط اور پائیدار ہوں۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہی زنجیر کام آ سکتی ہے جس کی ساری کڑیاں مضبوط ہوں۔ انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ زنجیر کی طاقت سب سے کمزور کڑی میں ہوتی ہے۔ یعنی سب سے کمزور کڑی کی جتنی طاقت ہوتی ہے۔ اسی طرح افراد کے ایمان کی مضبوطی بھی ایسی چیز ہے۔ جو ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب کر سکتی ہے۔ خواہ جماعت کے افراد تھوڑے ہوں۔ یا بہت اسی لئے میں تحریک جدید کو لمبا پھیلا رہا ہوں۔ تا میں دیکھوں۔ کہ کتنے مخلص ہیں۔ جو اس دوڑ میں میرے ساتھ چلتے ہیں"۔

وہ احباب جنہوں نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں اپنے وعدے اپنی مرضی اور خوشی سے اپنے امام کے حضور پیش کئے۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے پانچویں سال کی دوڑ کا اب قریب الختم ہے۔ اور وہ اصحاب جنہوں نے اپنا وعدہ ابھی سو فیصدی پورا نہیں کیا۔ وہ اس آخری وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ۳۰۔ نومبر ۱۹۳۹ء وعدوں کی آخری تاریخ ہے۔ "زبان سے فرمانبرداری کا دعویٰ کرنا کوئی چیز نہیں۔ عمل اصل چیز ہے۔ ورنہ مونہہ سے اطاعت کا دعویٰ کرنے والا سب سے زیادہ منافق بھی ہو سکتا ہے"۔ پس وہ احباب جن کے وعدے سو فیصدی پورے نہیں ہوئے ۳۰۔ نومبر تک اپنا وعدہ پورا کرنے کی پوری جد و جہد کریں۔ تا ان کا قول و فعل مطابق ہو جائے۔ اور وہ اللہ تعالے کے فضلوں کے وارث ہوں۔ اگر دوست ۲۹۔ رمضان المبارک تک اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر لیں تو ۲۹۔ رمضان المبارک کو جو فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور اچھا کام کرنے والوں کی دعا کے لئے پیش ہوگی۔ اس میں ان کا نام بھی ہوگا۔ پانچوں سالوں کا وعدہ سو فی صدی پورا کرنے والوں کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی فوج کے رجسٹر میں بھی آ جائے گا۔ پس احباب اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں۔ اللہ تعالے توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ دتا ولد شادی ذات جٹ سکنہ مندرانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸۔ نومبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۷۔ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار وشو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)